پرچہ I: (انشائیہ طرز)	انٹر (پارٹ-I)	اسلامیات (لازمی)
کل نمبر: 40	2016ء (دوسرا گروپ)	وقت: 1 گھنٹہ 45 منٹ

(حصہ اوّل)

2- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: **(12)**

(i) ذات میں شرک سے کیا مراد ہے؟

جواب: ذات میں شرک سے مراد یہ ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ کی حقیقت میں کسی دوسرے کو حصہ دار سمجھنا۔ اس کی ایک صورت یہ ہے کہ کسی دوسرے میں یہی حقیقت مان کر اسے اللّٰہ تعالیٰ کا ہمسر اور برابر سمجھنا۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ کو کسی کی اولاد سمجھنا یا کسی کو اللّٰہ تعالیٰ کی اولاد سمجھنا، کیونکہ والد اور اولاد کی حقیقت ایک ہی ہوتی ہے، لہٰذا جس طرح دو خداؤں کو ماننا شرک ہے، اسی طرح کسی کو اللّٰہ تعالیٰ کا بیٹا یا بیٹی سمجھنا بھی شرک ہے۔

(ii) ظلم عظیم سے کیا مراد ہے؟

جواب: قرآنِ مجید میں شرک کو ظلم عظیم کہا گیا ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝

ترجمہ: ''بے شک شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔''

(iii) فرشتوں کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟ مختصراً لکھیے۔

جواب: فرشتے اللّٰہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں، جو اللّٰہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق دنیا کا نظام چلا رہے ہیں۔ چونکہ فرشتے خالق اور مخلوق کے درمیان پیغام رسانی کا فرض ادا کرتے ہیں، اس لیے ان کو ملک اور رسول بھی کہا جاتا ہے۔ توحید و رسالت کی طرح فرشتوں پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔

(iv) عقیدہ کا لغوی و اصطلاحی معنی لکھیے۔

جواب: عقیدہ کے لغوی معنی باندھی ہوئی یا گرہ لگائی ہوئی چیز کے ہیں جبکہ اصطلاح میں عقیدہ سے مراد انسان کے پختہ اور اٹل نظریات ہیں اور اس کا ہر کام انھی نظریات کا عکس ہوتا ہے۔

(v) رشتہ داروں کے چار حقوق تحریر کیجیے۔

جواب: رشتہ داروں کے چار حقوق درجِ ذیل ہیں:

1- اپنے ضرورت مند رشتہ داروں کی ضرورت کا خیال رکھیں، تاکہ انھیں غیروں کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے۔

2- جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کریں اس میں ترجیح اپنے رشتہ داروں کو دیں۔

3- انھیں احساسِ تنہائی اور احساسِ کمتری کا شکار نہ ہونے دیں۔

4- ان کی خوشی اور غمی میں شریک ہوں۔

(vi) جنگ اور جہاد میں کیا فرق ہے؟ مختصراً لکھیے۔

جواب: دنیاوی اغراض و مقاصد کے حصول کے لیے کی جانے والی لڑائی جنگ کہلاتی ہے جبکہ اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے کی جانے والی لڑائی جہاد کہلاتی ہے۔

(vii) پڑوسی کی اہمیت پر تین سطور تحریر کیجیے۔

جواب: انسان کو روزمرہ زندگی میں اپنے ہمسایوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ چنانچہ اسلام میں پڑوسیوں کے حقوق پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم ﷺ پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں اتنی شدت سے تاکید فرماتے تھے کہ ہم سوچنے لگتے کہ شاید میراث میں بھی پڑوسیوں کا حصہ رکھ دیا جائے گا۔

(viii) عملی منافق کی تعریف کیجیے۔

جواب: وہ منافق جو اگرچہ خلوصِ نیت سے اسلام قبول کرتا ہے، لیکن بعض بشری کمزوریوں کی وجہ سے اسلام کے عملی احکام پر چلنے میں تساہل یا کوتاہی کرتا ہے۔ اسے عملی منافق کہتے ہیں۔

(ix) دہشت گردی سے بچنے کے لیے کوئی سے دو اقدامات لکھیے۔

جواب: دہشت گردی سے بچنے کے دو اقدامات درجِ ذیل ہیں:

1- تعلیم کو عام کیا جائے اور لوگوں میں شعور اُجاگر کیا جائے۔

2- بڑھتی ہوئی مہنگائی اور بے روزگاری کو ختم کیا جائے تا کہ نوجوان طبقہ دہشت گردی سے دور رہے۔

3- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) صبر سے متعلق سیرۃ النبی ﷺ سے ایک مثال لکھیے۔

جواب: ابولہب حضور اکرم ﷺ کا چچا تھا۔ لیکن جب سے حضور ﷺ نے دین کی تبلیغ کا آغاز کیا تو وہ اور اس کی بیوی اُمِ جمیل دونوں آپ ﷺ کے دشمن ہو گئے۔ ابولہب نے یہ کہنا شروع کیا۔ "لوگو! (معاذ اللّٰہ) یہ دیوانہ ہے۔ اس کی باتوں پر کان نہ دھرو۔" اس کی بیوی حضور ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھاتی تھی۔ کئی مرتبہ آپ ﷺ کے تلوے لہولہان ہو گئے، مگر آپ ﷺ نے نہایت صبر و استقلال کے ساتھ اس تکلیف کو برداشت کیا۔ کبھی بد دعا کے لیے ہاتھ نہ اٹھائے۔

(ii) ذکر کی دو قسمیں لکھیے۔

جواب: ذکر کی دو اقسام درج ذیل ہیں:

1- قلبی ذکر 2- لسانی ذکر

(iii) رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ سے کیا مراد ہے؟

جواب: رحمۃ للعالمین سے مراد نبی کریم ﷺ کی ذات ہے یعنی آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

(iv) تسبیح فاطمہؓ سے کیا مراد ہے؟

جواب: تسبیح فاطمہؓ سے مراد 33 بار سبحان اللّٰہ، 33 بار الحمدللّٰہ اور 34 بار اللّٰہ اکبر پڑھنا ہے۔

(v) حدیث کا مفہوم بیان کیجیے۔

جواب: عربی زبان میں لفظ حدیث وہی مفہوم رکھتا ہے جو ہم اردو میں گفتگو، کلام یا بات سے مراد لیتے ہیں۔ چونکہ حضور ﷺ گفتگو اور بات کے ذریعے سے پیامِ الٰہی کو لوگوں تک پہنچاتے، اپنی تقریر اور بیان سے کتاب اللّٰہ کی شرح کرتے اور خود اس پر عمل کر کے دکھاتے تھے، ان

سب کے مجموعے کا نام حدیث ہے۔

(vi) صحیح مسلم کے مؤلف کا نام لکھیے۔

جواب: صحیح مسلم کے مؤلف کا نام ''امام مسلم بن حجاج بن مسلم قشیریؒ'' ہے۔

(vii) قرآنِ مجید کے چار نام لکھیے۔

جواب: قرآنِ مجید کے چار نام درجِ ذیل ہیں:

1- الکتاب 2- الزکر

3- الفرقان 4- البیان

(viii) آیتِ قرآنی کا ترجمہ لکھیے: اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ

جواب: ترجمہ: ''بے شک نماز روکتی ہے بے حیائی اور بُری باتوں سے۔''

(ix) حدیث کا ترجمہ لکھیے: اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ

جواب: ترجمہ: ''بے شک مجھے اس خاطر رسول بنا کر بھیجا گیا ہے تا کہ میں اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کروں۔''
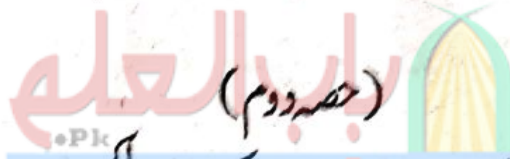
(حصہ دوم)

نوٹ: مندرجہ ذیل سوالات میں سے صرف دو (2) کے جوابات لکھیے۔

سوال :4- انبیا کرامؑ کی امتیازی خصوصیت تحریر کیجیے۔ (8)

جواب:

انبیا کی خصوصیات

انبیا کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

(1) بشریت:

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہبری کے لیے ہمیشہ کسی انسان کو ہی پیغمبر بنا کر بھیجا، کسی جن یا فرشتے کو نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ترجمہ: ''اور جتنے بھیجے ہم نے تجھ سے پہلے وہ سب مرد ہی تھے۔'' (سورۃ یوسف: 109)

انبیا اگرچہ انسان ہوتے ہیں، مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسے اوصاف سے نوازا ہوتا ہے، جو

دوسروں میں نہیں ہوتے۔ بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی تھی کہ انسان پیغمبر نہیں ہو سکتا۔ پیغمبر تو کوئی فرشتہ ہونا چاہیے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ''کہ اگر ہوتے زمین میں فرشتے پھرتے بستے تو ہم اتارتے ان پر آسمان سے کوئی فرشتہ رسول بنا کر۔'' (سورۃ الاسراء: 95)

(2) امین:

رسالت ایک ایسی نعمت ہے جو محض اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے۔ کوئی شخص اپنی محنت و کاوش سے اسے حاصل نہیں کرسکتا۔ یہ کوئی ایسی چیز نہیں جو محض عبادت وریاضت سے حاصل ہو جائے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ جسے چاہے عطا کر دے۔

ترجمہ: ''یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔'' (سورۃ الجمعۃ: 4)

(3) تبلیغ احکام الٰہی:

پیغمبر جو احکام و تعلیمات لوگوں کے سامنے بیان فرماتا ہے وہ تمام اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ پیغمبر اپنی طرف سے نہیں کہتا۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کا ترجمان ہوتا ہے۔ قرآنِ مجید میں ارشاد ہوا:

ترجمہ: ''اور نہیں بولتا اپنے نفس کی خواہش سے یہ تو حکم ہے بھیجا ہوا۔''

(4) معصومیت:

اللہ تعالیٰ کے تمام پیغمبر معصوم اور گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ ان کے اقوال اور اعمال شیطان کے عمل دخل سے محفوظ ہوتے ہیں۔ نبی کا کردار بے داغ ہوتا ہے۔ نبی کا کوئی کام نفسانی خواہشات کے تابع نہیں ہوتا۔

(5) واجب اطاعت:

انبیا کی اطاعت و پیروی ضروری ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ترجمہ: ''اور ہم نے جو بھی رسول بھیجا وہ اس غرض سے کہ اس کی اطاعت اللہ کے حکم سے کی جائے۔''

(سورۃ النساء: 64)

نبی اللہ کا راستہ دکھاتا ہے۔ اس لیے اس کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہوتی ہے۔ اسی طرح پیغمبر کتاب اللہ کا شارح ہوتا ہے۔ اُمت کا معلم اور مربی ہوتا ہے۔ اُمت کے لیے نمونہ تقلید ہوتا

ہے۔ قانونِ الٰہی کا شارح ہوتا ہے اور قاضی اور حَکَم ہوتا ہے۔

سوال :5- زکوٰۃ کے معاشی اور معاشرتی فوائد تحریر کیجیے۔ (8)

جواب : معاشی فوائد:

چونکہ سودی نظامِ معیشت میں محنت کے مقابلے میں سرمایہ کی افادیت کہیں زیادہ ہے' اس لیے محنت کش اور کارکن طبقہ مسلسل غریب سے غریب تر ہوتا چلا جاتا ہے' اور سرمایہ دار مختلف طریقوں سے اس کی دولت ہتھیاتا چلا جاتا ہے۔ اس طرح معاشی نظام مفلوج ہو کر رہ جاتا ہے۔ زکوٰۃ اس صورتِ حال کا بہترین حل ہے۔ اس نظام کے ذریعے دولت کا ایک دھارا امیر طبقے سے غریب طبقے کی جانب بھی مڑ جاتا ہے' جس سے غریب کی معاشی حالت بہتر ہو جاتی ہے۔ اس حقیقت کو قرآنِ حکیم ان الفاظ میں بیان کرتا ہے:

ترجمہ: ''مٹاتا ہے اللہ سود کو اور بڑھاتا ہے صدقات کو۔''

ادائیگی زکوٰۃ کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ زکوٰۃ کے ذریعے پیدا ہونے والی کمی کو پورا کرنے کے لیے صاحبِ مال اپنی دولت کسی نہ کسی منفعت بخش کاروبار میں لگانے پر مجبور ہو جاتا ہے' جس سے سرمایہ کاری میں اضافہ ہوتا ہے۔ چونکہ زکوٰۃ کی شرح صرف اڑھائی فیصد ہے' لہٰذا صاحبِ مال یہ رقم دیگر قسم کے بھاری ٹیکسوں کے مقابلے میں خوش دلی اور دیانت داری سے ادا کرتا ہے۔ اور اپنا سرمایہ پوری آزادی سے کاروبار میں لگاتا ہے جبکہ بھاری ٹیکسوں کی ادائیگی کے خوف سے سرمایہ چھپانے کا رجحان بڑھتا ہے جس سے ملکی معیشت کمزور ہو جاتی ہے۔

معاشرتی فوائد:

معاشرے میں دولت کی وہی حیثیت ہوتی ہے' جو انسانی جسم میں خون کی۔ اگر یہ سارا خون دل (یعنی مالدار طبقے) میں جمع ہو جائے تو پورے اعضائے جسم (یعنی عوام) کو مفلوج کر دینے کے ساتھ ساتھ خود دل کے لیے بھی مضر ثابت ہوگا۔ اگر ایک طرف مفلس طبقہ' ناداری کے مصائب سے دوچار ہوگا تو دوسری طرف صاحبِ ثروت طبقہ دولت کی فراوانی سے پیدا ہونے والے اخلاقی امراض (مثلاً عیاشی' آرام کوشی' اور فکرِ آخرت سے غفلت شعاری) کا شکار ہو جائے گا۔ ظاہر ہے ایسی صورت میں ان دونوں طبقوں میں حسد اور حقارت کے علاوہ کوئی اور رشتہ باقی نہیں رہے گا' بلکہ وقت

کے ساتھ ساتھ یہ کشیدگی بڑھتی ہی جائے گی اور کسی نہ کسی بہانے ضرور رنگ لا کر رہے گی۔

ان تمام انفرادی واجتماعی فوائد کے پیش نظر' حضرت محمد ﷺ کو مدینہ کی اسلامی ریاست کے قیام کے فوراً بعد یہ ہدایت کی گئی:

ترجمہ: "لے ان کے مال میں سے زکوۃ کہ پاک کرے تو ان کو اور بابرکت کرے تو ان کو اس کی وجہ سے۔"

سوال :6- مکی اور مدنی سورتوں کی خصوصیات تحریر کیجیے۔ **(8)**

جواب : **مکی سورتوں کی خصوصیات:**

1- مکی سورتوں میں اسلام کے بنیادی عقائد توحید' رسالت' آخرت پر دلائل اور ان پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے۔

2- مکی سورتوں میں زیادہ تر گزشتہ انبیا اور ان کی قوموں کے حالات وواقعات بیان کیے گئے ہیں۔

3- مکی سورتوں میں یایھا الناس کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے۔

4- مکی سورتیں حجم کے لحاظ سے چھوٹی اور مختصر ہیں۔

5- مکی سورتوں میں انسان کو مظاہر کائنات میں غوروخوض اور تفکر وتدبر کی دعوت دی گئی ہے۔

مدنی سورتوں کی خصوصیات:

1- مدنی سورتوں میں اسلام کے بنیادی ارکان (نماز' روزہ' زکوۃ' حج) ادا کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

2- مدنی سورتیں حجم کے لحاظ سے بڑی ہیں۔ ان میں طویل جملے ہیں۔

3- مدنی سورتوں میں یایھا الذین امنو کہہ کر خطاب کیا گیا ہے۔

4- مدنی سورتوں میں عدل واحسان' تجارت اور لین دین کے احکامات اور انفاق فی سبیل اللہ اور جہاد کی فرضیت کے احکامات موجود ہیں۔

5- مدنی سورتوں میں باہمی اخوت ومحبت پر زور دیا گیا ہے۔